فکر ونظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خشیّتِ الٰہی

تمام بھلائیوں کی جڑ اور سب روگوں کی دوا ہے

یہ دنیا ابتلاء و آزمائش کا ایک ہولناک گھروندا اور سب سے بڑی امتحان گاہ ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ۱۲۔ ہود ع۱)

اور وہی (قادرِ مطلق ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا تختِ کبریائی پانی پر تھا (بہرحال یہ دنیا اس لیے بنائی) تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کس کے عمل بہتر ہیں۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ۶۔ مائدہ ع۷)

تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (جب اس کے پاس جاؤ گے) تو جو کچھ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اس کا نیک و بد سب) تم کو بتا دے گا۔

قدم قدم پر لڑکھڑانا، حشر بہ دوش زندگی کا ہر لمحہ معنوی اور روحانی حادثات سے دوچار ہونا، حیاتِ مستعار کے اس بحرِ ناپیدا کنار میں نفسوں کے دیو ہیکل مگرمچھوں اور بھپرے ہوئے نفس و طاغوت جیسے جہنم کی صدائے وحشتناک ھَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا سامنا کرنا، اس دنیا کے وہ معنی خیز عناصر ہیں جن کی وجہ سے انسان کی زندگی عموماً غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی چیز انسان کو متوازن رکھ سکتی ہے تو وہ صرف

رب کی خشیت اور اس کی معیت کا احساس ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ۱۸۔ النور ع۷)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی ناراضگی) سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

تبلیغ بھی ان کو مفید رہتی ہے، جن کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے اور وہ صرف بے خبری

کی بنا پر گمراہ ہوتے ہیں۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ (سورہ یس)

"آپ تو بس اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کا اتباع کرے اور بے دیکھے رحمٰن سے ڈرے۔"

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ (پ۲۲۔ فاطر ع۳)

"آپ تو صرف انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔"

درس عبرت بھی ان لوگوں کے حصہ میں آتا ہے جو خوف خدا رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى (پ۳۰۔ النازعات)

قرآن کی آیات بیّنات کو صرف ان کے دلوں میں گداز اور تڑپ پیدا ہوتی ہے جو رب سے ڈرتے اور کانپتے ہیں، یہی وہ راہ ہے جو سیدھی رب کی طرف جاتی ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ۲۳۔ الزمر ع۳)

"اللہ نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب اتاری (جس کی باتیں) ملتی جلتی (ہیں اور سمجھانے کو) بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ رب سے ڈرتے ہیں اس (کے سننے) سے ان کے بدن بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف (راغب) ہوتے ہیں یہ (قرآن) ہدایتِ الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔

جہاں ایسے اہلِ دل پائیں، انھیں ضرور سمجھائیں کہ

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (پ۳۰۔ الاعلیٰ)

"بس جہاں تک (سمجھو کر) سمجھانا مفید ہے، سمجھاتے رہو۔"

لیکن فائدہ صرف اسے ہوگا جس کے دل میں خوفِ خدا اور انجام بد سے ڈرتا ہوگا۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (ایضاً)

"جو (خدا سے یا انجامِ بد سے) ڈرتا ہے وہ تو جلد سمجھ لے گا۔"

ہاں جو ازلی شقی اور بدقسمت ہیں، وہ تو اس سے کترا کر ہی گزریں گے۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقٰى (ایضاً)

"مگر بدبخت (ازلی) تو اس سے گریز ہی کرتا رہے گا۔"

آگِ دوزخ سے بھی صرف وہی لوگ بچ سکیں گے، جن کو خدا کا ڈر رہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (پ ۲۹۔ المعارج ع ۱)

"(مگر) وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں"

رب کی رضا کے حق دار بھی وہ لوگ ہوں گے جو رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (پ ۳۰۔ بیّنہ)

"اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے خوش۔ یہ (اجر) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔"

ایک طبقہ اعمالِ بد اور کفر و شرک کے باوجود، مال و منال اور آل و اولاد کی وافر متاع جب پا لیتا ہے تو وہ اس سے اس غلط فہمی میں پڑ جاتا ہے کہ، سب خیر ہے، رب مجھ سے کچھ زیادہ خفا نہیں ہے بلکہ اس کو ہماری کچھ ادائیں بھا گئی ہیں، ورنہ یہ انعام و اکرام کی بارش نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ، اصل میں وہ بات نہیں سمجھے۔ یہ استدراج اور مقام حجت ہے، رحمت نہیں ہے۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (پ ۱۸۔ المومنون ع ۴)

"کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد سے ان کی مدد کیے جا رہے ہیں (اس کے یہ معنی ہیں کہ) ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں، نہیں بلکہ یہ لوگ بات نہیں سمجھتے۔"

ہاں دنیا میں اعمالِ صالحہ، اخلاقِ حمیدہ، حسنات اور ملکاتِ فاضلہ کی تکمیل ضرور ان لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو سدا رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ (پ ۱۸۔ المومنون ع ۴)

"اور جو لوگ اپنے رب سے ترساں رہتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ دیتے بن پڑتا ہے، دیتے ہیں اور (اس پر بھی) ان کے دلوں کو اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، یہی لوگ دوڑ دوڑ کر بھلائیاں لیتے اور ان کے لیے لپکتے ہیں۔"

خدا کے گھر کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو صرف خدا سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ (پ - توبہ ع)

"اللہ کی مسجدوں کو (حقیقت میں) وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور جس نے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا۔"

ہر طرف شور ہے کہ،

رشوت نے جان کھالی ہے، ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے، ہر شے میں ملاوٹ ہے۔ عدل و انصاف کی بولی ہوتی ہے، حکام ظالم اور ظالموں کے مددگار ہیں، سیئات کی بھرمار ہے، حسنات کا صرف نام ہے اور وہ بھی کہیں کہیں، اخلاص کا فقدان ہے۔ اخلاقِ حسنہ کا قحط ہے، بدکاری عام ہے، سود خوری کی بہتات ہے، ناپ تول میں حد درجہ کی بے ایمانی کی جاتی ہے۔ ضمیر اور حق کی آواز کون سنتا ہے۔ فحاشی اور عریانی، دھوکا، فریب، دھونس اور دھاندلی کا کاروبار تھوک کے حساب سے جاری ہے، شرم و حیا نایاب ہے۔ اسلام اور ایمان کی بات کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے والی بات ہو گئی ہے۔

علماء ہیں تو پیشہ ور اور رہزن الا ماشاء اللہ۔

تاجر ہیں تو عموماً مکار

سیاستدان ہیں تو صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے والے۔

حکام ہیں تو صرف شکاری

طلباء ہیں تو صرف ایک فیشن، علم کی پیاس سے عاری۔

عوام ہیں تو صرف شکار یا شکاری

حکمران ہیں تو صرف وعدہ فردا

نمائندے ہیں تو صرف جنس عوام کے کاروباری۔

جتنا کوئی سماج دشمن اتنا وہ معزز (جتنا لچا اتنا اُچا)

سیاسی جماعتیں ہیں تو عموماً کرسی کی متلاشی، فکرِ بلند سے خالی الا ماشاء اللہ۔

مذہبی ادارے ہیں تو عموماً چندوں کے حصول کے لیے حیلہ ساز اور جو مخلص ہیں وہ گنتی کے برابر۔

الغرض: اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی کے مصداق دنیا میں مسلسل اور

غیر مختتم بگاڑ کا ایک سلسلہ ہے جس کا سبھی رونا رو رہے ہیں مگر اس کی اصلاح کے لیے کوئی بھی شخص ٹھوس اور حقیقت پسندانہ اقدام کی توفیق نہیں پا رہا، زیادہ سے زیادہ اس کے خلاف داروگیر کی رفتار تیز کر دیں گے۔ کوئی سخت قانون بنا دیں گے، اس کی مذمت کر دیں گے۔ انجمن بنا کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں گے لیکن قرآن کا نسخۂ شفا کسی کو یاد نہیں رہتا۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔

قرآن کا دعویٰ ہے کہ خشیت الٰہی کے بغیر کوئی روگ دور ہوتا ہے نہ کوئی بھلائی جڑ پکڑتی ہے مگر یہ وہ جنس نہیں جو بازار میں بکتی ہو۔ نہ وہ قومی اسمبلی کی تقریروں اور شاطر حکمرانوں کے کھوکھلے دعووں اور بیانوں سے حاصل ہوتی ہے۔

اگر کوئی چاہتا ہے کہ خشیتِ الٰہی سے اس کا دل آباد ہو تو اسے، خدا کی معیت، آخرت، دربارِ الٰہی میں پیشی اور اعمال کے بے لاگ محاسبہ کے تصور اور استحضار کی مشق کرنا چاہیے۔ جو صرف ذکرِ الٰہی، نماز، استغفار اور انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے پیدا ہوتی ہے ہاں وہ بے خدا اور غافل لوگوں کی صحبت سے ضائع ہوتی ہے اور ایسے تعامل کے ہاتھوں مٹ جاتی ہے جو نفس و طاغوت کے غلاموں کا شیوہ ہوتا ہے۔

صحابہؓ خوفِ آخرت، خشیتِ الٰہی اور اعمال کے ہولناک نتائج کی فکر سے سدا لرزہ براندام رہتے تھے۔

وراثت کے معاملے میں دو صحابہ میں نزاع ہو جاتی ہے۔ آخر وہ کیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں نے کسی کی چرب زبانی سے ناحق کسی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو میں نے اس کے گلے میں آگ کا طوق لٹکا دیا۔ یہ سن کر دونوں رو پڑے اور وہ ایک دوسرے کے حق میں دستبردار ہونے پر اتر آئے۔

عن ام سلمة قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان يختصمان فى مواريث لهما لم تكن لهما بينة الا دعواهما فقال النبى صلى الله عليه وسلم فذكر مثله (انى انما انا بشر وانكم تختصمون الى ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحو مما اسمع منه فمن قضيت له من حق اخيه بشىء فلا ياخذ منه شيئا فانما اقطع له قطعة من النار) فبكى الرجلان فقال كل واحد منهما حقى لك الحديث.

(ابو داؤد باب فى قضاء القاضى اذا اخطا)

یہ اسی خشیتِ الٰہی کا نتیجہ تھا کہ ہر ایک اپنے حق میں فیصلہ لینے سے دست بردار ہو گیا۔ ورنہ

آپ جانتے ہیں کہ آج کل نا حق کیا کیا نہیں ہو رہا۔

یہاں تو ہولناک بھونچال، اور باد و باراں کے ہوشربا طوفان بھی آتے ہیں تو ان کا احساس نہیں کیا جاتا۔ صحابہؓ کا تو حال یہ تھا کہ اگر ذرے اندھیرا بھی چھا جاتا تو گھبرا اٹھتے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ ہوا بھی تیز ہو جاتی تو خوفِ قیامت سے مسجد کو بھاگتے۔

کانت ظلمة علی عهد انس بن مالك قال فاتیت انسا فقلت یا ابا حمزة هل کان یصیبکم مثل هذا علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم؟ قال معاذ اللّٰه! ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القیامة (ابو داؤد باب الصلوٰة عند الظلمة و نحوها)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قانون کا احترام ہو، مفاسد کا قلع قمع ہو، حسنات کی دنیا آباد رہو تو پھر دل میں "خشیتِ الٰہی" کا بیج بونے کی کوشش کیجیے! ورنہ اس کے بغیر شاید ہی انسانیت برگ و بار لا سکے۔

رحمۃٌ للعالمین اور ختم المرسلین

سیدِ کونینؐ جس دم عازمِ پرواز تھا
یہ زمیں کیا آسماں بھی فرشِ پا انداز تھا

آپؐ کے حسنِ تخاطب میں وہ سوز و ساز تھا
ذرہ ذرہ اس جہاں کا گوش بر آواز تھا

رفتہ رفتہ پھول کھلتے ہیں چمن میں جس طرح
ہاں، لبِ لعلیں کے کھلنے کا یہی انداز تھا

قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں آئے زلزلے
آپؐ کی دعوت کا مکہ میں ابھی آغاز تھا

قتل کی نیت سے جو آیا مسلماں ہو گیا
اللہ اللہ آپؐ کی صورت میں کیا اعجاز تھا

رحمۃ للعالمینؐ تھے اور ختم المرسلینؐ
آپؐ کا کیا وصف تھا کیا آپؐ کا اعزاز تھا

یہ بھی آنحضرتؐ کی سچائی کی ہے عاجز دلیل
ہر بشر کے قول سے قولِ آپؐ کا ممتاز تھا

★

عبد الرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی